کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کے پاس گواہی ہو اور وہ گواہی کے لیے بلاوے کے وقت گواہی کو چھپا دے (نہ دے) تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے جھوٹی گواہی دی۔ (طبرانی)

ووٹ دینا بھی گواہی ہے۔ اہل لوگوں کو ووٹ دینا سچی گواہی دینا ہے' نااہلوں کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی ہے۔ ووٹ نہ دینا بھی جھوٹی گواہی کے حکم میں ہے۔ ایک ووٹر اپنی گواہی اور ووٹوں میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ وہ جتنے لوگوں کو ووٹ کے صحیح استعمال کے لیے لائے گا اس کے کھاتے میں اتنے ہی لوگوں کے ووٹ کی نیکی لکھ دی جائے گی۔ ۱۰' ۲۰' ۱۰۰' ۱۰۰۰ جتنے لوگ اس کی آواز پر ووٹ دیں گے ان کے اجر میں وہ شریک ہوگا' بغیر اس کے کہ کسی ووٹر کے اجر میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔ ہے کوئی جو اس ثواب کے لیے آگے بڑھے' جدوجہد کرے' اور اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کرے۔ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ (المطففین ۸۳:۲۶) ''جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں''۔

○

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے لیے دعا کی تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور گھرانے کے دوسرے افراد کا ذکر کیا۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں بھی آپؐ کے گھرانے میں شامل ہوں (یعنی مجھے بھی اس سعادت سے نوازا جائے کہ آپؐ کے گھرانے میں شامل ہو جاؤں)۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں' بشرطیکہ کسی بادشاہ کے دروازے پر کھڑے نہ ہو جاؤ اور کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ۔ (طبرانی)

غور فرمایئے کہ آپؐ نے اہل بیت میں شامل کرنے کو کن باتوں سے مشروط کیا ہے۔ ہم کو اللہ کے رسولؐ سے محبت کے کتنے دعوے ہیں اور کون اہل بیت میں شامل ہونا اور اللہ کے رسولؐ کی دعا کا حق دار ہونا نہ چاہے گا لیکن اہل اقتدار

کے دروازوں کے آگے کھڑے رہنے اور اہل مال کے پاس سائل بن کر جانے سے بچنے والے کتنے ہیں۔

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ روزانہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے بھی آسمان سے اترتے ہیں۔ وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو تلف فرما۔ (متفق علیہ)

جسے فرشتے دعائیں دیں، اس کی خوش قسمتی کا کیا کہنا اور جس کے لیے فرشتے بددعائیں کریں اس کی بدبختی کا کیا ٹھکانا! خرچ کرنے والا صرف خرچ نہیں کرتا بلکہ کمائی کرتا ہے اور نعم البدل پاتا ہے، اور بخل کرنے والا اپنی بچت نہیں کرتا بلکہ اپنے مال کو تباہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ ج (سبا ۳۴:۳۹) ''جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اُس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے''۔

○

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو شخص پہلی صف کو اس نیت سے چھوڑتا ہے کہ لوگوں کو ایذا نہ دے، اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو بڑھا دیتے ہیں اور اسے پہلی صف کا اجر عطا کرتے ہیں۔ (طبرانی)

اللہ کی بندگی میں آگے ہونے، پہلی صف میں کھڑا ہونے کی بڑی فضیلت ہے، لیکن دوسروں کو تکلیف پہنچا کر نہیں۔ اگر کہیں تیز رفتاری سے آگے بڑھنا دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث ہو، تو آدمی کو چاہیے کہ رفتار کم کر دے، آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے رک جائے، اللہ کے ہاں اس کا شمار اگلی صف میں ہو جائے گا، اسے پہلی صف کا ثواب ملے گا۔ عبادت اور عبادت گزار دوسروں کی ایذا کا نہیں بلکہ ان کی راحت کا سبب بنتے ہیں۔

○

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نماز میں بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف متوجہ رہے۔ جب بندہ اپنے چہرے کو اِدھر اُدھر پھیر دیتا ہے تو وہ بھی اس سے رخ دوسری طرف پھیر لیتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

رب العالمین کے ہاں حاضری اور اس سے ملاقات کتنی آسان ہے۔ ملاقات کا خواہش مند جس وقت چاہے ملاقات کر سکتا ہے۔ بندے اور رب کے درمیان کوئی واسطہ بھی نہیں کہ اس کے ذریعے ملاقات کی جائے۔ بندے اور رب کے درمیان کوئی بھی حائل نہیں ہے۔ یہ بندے کی اپنی چاہت کی بات ہے، اس کے اپنے ذوق وشوق اور جذبے پر منحصر ہے کہ وہ کس وقت کتنی دیر اور کیسی ملاقات چاہتا ہے۔ جیسی ملاقات چاہے گا ویسی ملاقات ہو جائے گی۔ توجہ ہٹائے گا تو رب بھی توجہ ہٹا لے گا۔

نماز رب تعالیٰ کی ملاقات اور اس سے مناجات ہے۔ نماز میں اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے ہوتا ہے اور بندے کی

طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بادشاہوں سے ملاقات کے لیے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں' پھر بھی وہ چند لوگ ہی ہوتے ہیں جنھیں شرف باریابی ملتا ہے۔ لیکن اللہ رب العالمین کی ملاقات کتنی آسان ہے۔ پانچ وقت اس کی طرف سے اس کے لیے بلاوا آتا ہے اور اس کے علاوہ بھی کسی بھی لمحے ملاقات کی جاسکتی ہے۔

آیئے' رب سے ملاقات کے جذبے اور شوق کو بیدار کریں اور نماز میں ایسا رویہ اختیار نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے رخ پھیر لے۔ بلا استثنا ہر ایک کی ملاقات کے لیے راستہ کھلا ہے۔

○

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب آدمی گھر میں داخل ہو' داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اس گھر میں میرے لیے کھانے اور رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے۔ اور جب کوئی آدمی گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانے پر اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تجھے کھانے اور رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ (مسلم)

گھروں کی حفاظت اور کھانے میں برکت کی فکر کسے نہیں؟ کتنا آسان نسخہ ہے۔ اللہ کی یاد' گھر کی حفاظت اور برکت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ ۲:۱۵۲) ''تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا''۔ اللہ جب بندے کو یاد کرتا ہے تو پھر وہ شیطان کو اس کے قریب نہیں آنے دیتا۔ اسے اللہ کی طرف سے حفاظتی حصار میسر آجاتا ہے۔ شیطان' شیطانی کام' برائیاں اس گھر سے دُور' اس کا گھر ان سے دُور۔ اللہ کی یاد کا کتنا آسان نسخہ ہے کہ روزمرہ کی دعاؤں کو اپنا معمول بنا لیا جائے۔

○

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس آدمی کا حال جو برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے' اس آدمی کی مانند ہے جس کے جسم پر تنگ زرہ نے اس کو دبا رکھا ہو۔ وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس سے اس کی زرہ کا ایک کڑا کھل جاتا ہے' پھر دوسری نیکی کرتا ہے تو اس سے دوسرا کڑا کھل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے اور وہ آزاد ہو جاتا ہے (مسند احمد بحوالہ جوامع العلوم والحکم)

گناہ انسان کے جسم و جان اور دل و دماغ کے لیے جکڑ بندی' گھٹن اور پریشانی ہے۔ اگر کوئی شخص ذہنی دباؤ' جسمانی کھچاؤ اور پریشانی میں ہے' بے اطمینانی کا شکار ہے تو اس بیماری کا ایک سبب برائیوں کی زرہ کی جکڑ بندی ہے۔ وہ اپنا جائزہ خود لے کر معلوم کرسکتا ہے کہ اس کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے اعمال کیسے ہیں۔ اگر وہ برائیوں میں مبتلا ہے تو' توبہ کرے' نیکیوں کی طرف رخ کرے' صحت مند ہونا شروع ہو جائے گا۔ وہ نیکیاں کرتا

جائے گا اور گناہوں کی جکڑبندی ختم ہوتی جائے گی۔ بلاشبہہ نیکیاں برائی کو دُور کرتی ہیں' اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط (ھود ۱۱:۱۱۴)' اس حقیقت کو اس حدیث نے مثال کے ذریعے کھول کر بیان کر دیا ہے۔

○

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی گھر والی کو رات کے وقت بیدار کرے' پھر دونوں دو رکعت نماز پڑھ لیں تو وہ ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ (جامع الاصول' حدیث نمبر ۴۱۷۷' بحوالہ ابوداؤد)

دو رکعت نماز پڑھنا کوئی بہت مشکل کام نہیں ہے۔ میاں بیوی دونوں رات کو اُٹھ کر دو رکعت پڑھنے کو معمول بنا لیں تو اس کی برکت سے ان کا شمار ذاکرین میں ہو جائے گا۔ انھیں ذکر کی عادت پڑ جائے گی۔ تھوڑی نیکی' زیادہ نیکی کا سبب بنتی ہے۔ دو رکعتوں کو حقیر نہ سمجھیں۔ آدمی اسے اپنا معمول بنا لے تو وہ تھوڑی نہیں رہتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر وہ نیکی آدمی کی گھٹی میں پڑ جاتی ہے' انسان ترقی کی منازل طے کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ بلندترین منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ ذاکرین اور ذاکرات میں شامل ہونا بندگی کی معراج ہے۔

دو رکعت نماز' ایک یا دو رکوع تلاوت و مطالعہ' ایک دو احادیث' دو تین مسائل میں تھوڑا وقت صرف کر کے مہینے میں کتنی عبادات اور کتنا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ محلے کے ایک دو آدمیوں سے ملاقاتیں' ان کو اللہ کی بندگی کی طرف متوجہ کرنا معمولی کام ہے لیکن سال کے ۳۶۵ دن کام ہو تو مضبوط جماعت بن سکتی ہے۔ دو تین سال میں پورا محلہ اور ساری آبادی دین کے رنگ میں رنگی جا سکتی ہے۔ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر العمل مادیم علیہ وان قل ''بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو''۔

○

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب مردے کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ' اور اگر بدکار ہوتا ہے تو اپنے رشتہ داروں سے کہتا ہے کہ ہائے میری ہلاکت مجھے کدھر لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔ (بخاری)

آج موقع ہے' انسان اپنے آپ کو جس گروہ میں شامل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ کل جب اس کا جنازہ دوسروں کے کندھوں پر ہو گا اس وقت کی چیخ و پکار کام نہ دے گی۔ کل کی خوشی کا سامان آج کی نیکی اور نیک لوگوں کی صف میں شمولیت ہے۔ اس کے لیے مال و دولت' عہدہ و منصب' عیش و عشرت کی نہیں' اللہ کی فرماں برداری اور اس کی مرضیات کی تکمیل کی ضرورت ہے۔ آج جو اللہ کی مرضی پر چلے گا' کل اللہ تعالیٰ اسے راضی کر دے گا۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط (البینہ ۹۸:۸) ''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے''۔